THE SIRMOOR GAZETTE NAHAN

# سرمور گزٹ

ناہن

| جلد ٦ | مطبوعہ ١٧- فروری سنہ ١٨٩٣ء روز جمعہ | نمبر ٦ |
|---|---|---|

## سرمور گزٹ

ناہن ١٧- فروری سنہ ١٨٩٣ء جمعہ

### اشتہار فروخت کتاب

## سیرۃ الفاروق

یعنی

فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے
سوانح عمری و حالات خلافت

منشی سراج الدین احمد اڈیٹر سرمور گزٹ کی تالیف سے یہ نئی کتاب ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوانح عمری اور حالات خلافت تین سو صفحون میں بڑی تحقیق اور کوشش اور تلاش سے لکھے گئے ہین دو جزو کا دیباچہ اس کے علاوہ ہے جس مین شیعہ اور سُنی کی باہمی مخالفت کے اصلی تاریخی واقعات اور اسباب اور ائمہ کی اہلیت پر اس غرض سے بحث کی گئی ہے کہ یہ مخالفت مسلمانون کے درمیان سے اُٹھ جاوے

کتاب کی نسبت اس سے زیادہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ مسلمانون کے واسطے ایک بادشاہ سے لے کر عامی مسلمان تک دینی اور دنیوی زندگی کے واسطے نہایت درجہ ہادی اور راہ نما ہے اور مسلمانون کی ترقی کے اصلی اور حقیقی اور سچے اسباب کا آئینہ ہے۔ نہایت خوش خط موٹے چکنے سفید کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور قیمت مع محصول ڈاک وغیرہ عہ روپیہ منیجر سرمور گزٹ

[illegible]

# یونیورسٹی الہ آباد کنوکیشن

اور

# ہز آنر لفٹنٹ گورنر چینسلر کی سپیچ

ماخوذ از علی گڑھ گزٹ

دوسرا اعتراض جو انگریزی تعلیم سے پُرانے عقیدون اور اخلاق کے پُرانے اصولون اور آداب صحبت اور بزرگون اور حاکمون کی تعظیم کے برباد ہونے سے متعلق تھا اُس کی نسبت ہز آنر نے نہایت عمدہ اور بہت ہی دلچسپ مضمون بیان کیا ہے اور اُس کو نہایت فصیح الفاظ مین ادا کیا ہے

ہز آنر نے فرمایا کہ ”یہ امر لازمی ہے کہ جو باشندہ ہندوستان کا دفعۃً مغربی خیال کے اثر کے نیچے آوے اُس کی عقلی اور اخلاقی خصلت مین بڑی بڑی تبدیلیان واقع ہون“

پھر ہز آنر نے فرمایا کہ ”کیا تعلیم و تربیت اور تحصیل علم سے ہم سب مین تبدیلیان پیدا نہین ہوتی ہین“

پھر ہز آنر نے قبول فرمایا کہ ”علم کا پہلا اثر بلاشبہ برباد کرنے والا ہے یعنی پُرانے عقیدے جہان تک کہ وہ قوت ادراک کی آزمائش برداشت نہ کر سکین ضعیف اور زائل ہو جاتے ہین اور طالب علم مثل آدم کے نیک و بد کی واقفیت حاصل کرنے کے بعد خاص اپنی نظر مین برہنہ اور شرمندہ کھڑا ہوتا ہے“

اس کے بعد ہز آنر فرماتے ہین کہ ”مگر دوسرا قدم اصلاح دینے والا ہے اور جو کچھ خرابی تعلیم سے نہین بلکہ اُس کی تکمیل کے قصور سے پیدا ہوتی ہے“

ہم ہز آنر کے ان فقرون کے نہایت ثناخوان ہین اور ایک ایسے عالی رتبہ حاکم اور ستیٹسمین کو جیسے کہ ہز آنر ہین اس قدر کہنا مناسب تھا مگر ہماری حالت دوسری ہے

نہ برا شست سوادم نہ چو شتر زادم نہ خلیفہ رحبت نہ غلام شہر یارم

اور اس لیے ہم کو اس باب مین صاف صاف رائے ظاہر کرنی مناسب ہے۔ علوم۔ نہ علم۔ بلکہ علوم اپنے پہلے قدم مین اور اُس سے زیادہ اپنے دوسرے قدم مین پُرانے عقیدون کے خواہ وہ ہندؤن کے ہون یا عیسائیون کے یا مسلمانون کے ہون یا پارسیون کے سب کو برباد کرنے والے ہین۔ اسی زمانے کے ایک عالم کا قول ہے کہ ”علوم مذہب اسلام کو اسی طرح نیست و نابود کرنے والے ہین جیسے کہ پالا چھوٹے پودے کو جلا دینے والا ہے“ مگر اُس نے غلطی سے یا تعصب سے اسلام کا نام لیا ہے اگر وہ مذہب ہی کہتا اور اسلام کا نام نہ لیتا تو ٹھیک کہتا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مذاہب حقہ مین بھی جیسے کہ میرے نزدیک مذہب اسلام ہے اصلی مذہب کے ساتھ بہت سی بے اصل باتین مل گئی ہین اور وہ بطور مذہب کے تسلیم ہوتی ہین اور پُرانے عقیدے قرار دیے جاتے ہین وہ ہرگز ہرگز قوت ادراک کی برداشت نہین کر سکتے اور علوم کے سبب زائل ہوتے جاتے ہین۔ یہی حال مسلمانون کا ہوا جب اُن مین علوم پھیلے۔ یہی حال فرنچ کا ہوا جب اُن مین علوم پھیلے یہی حال انگلینڈ کا ہوا جب ان مین علوم پھیلے۔ یہی حال امریکہ کا ہوا جب اُن مین علوم پھیلے۔ ہندوستان پر کچھ موقوف نہین ہے جس ملک مین علوم پھیلین گے اُن کا یہی حال ہوگا۔ انگریزی کی تعلیم کا کچھ قصور نہین ہے۔ وہ علوم انگریزی زبان مین پڑھائے جائین یا عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ اُردو و ہندی مین سب کا اثر برابر ہوگا۔ جن مذاہب مین ایسی باتین کم ہین جو ادراک کی آزمائش کی برداشت نہین کر سکتین اُن کے پُرانے عقیدے کم برباد ہون گے اور جن کے اصول ہی ایسے ہین جو ادراک کی آزمائش کی برداشت نہین کر سکتے وہ کسی طرح قائم نہین رہ سکتے۔ کوئی مذہب اُس سے زیادہ آسان نہین ہے جو سینٹ پال نے قائم کیا ہے مگر اُس کا بھی جو اصول ادراک کی برداشت نہین کر سکتا نہین ٹھہر سکتا۔ اسی خوف سے بعض مسلمان عالمون نے کہا کہ فلسفہ اور منطق پڑھنی حرام ہے یعنی اگرچہ دنیا مین روشنی پھیلی ہوئی ہے مگر تم تو دیکھو اور اپنی آنکھین بند کر لو مگر اُن کے اندھے بننے سے دنیا کی روشنی

اندھیرا نہین ہو سکتی۔ پس اس اعتراض کا ٹھیک جواب جو ہزآنر نہین دے سکتے تھے یہ ہے کہ ہماری تعلیم مین کچھ نقص نہین ہے مگر تم اپنے پرانے عقیدون کی خبر لو۔

یہ بات کچھ ہم کو ہی نہین سوجھی بلکہ اگلون کو بھی سوجھی ہے پھر بعض اپنے پرانے عقیدون کی حمایت پر کھڑے ہوے گرچہ کہ پرانے عقیدے قوت اور راک کی آزمائش مین ٹھیک نہین نکل سکتے تھے اُن کی حمایت کرنے سے کیا ہو سکتا ہے کسی نے اُس مین اوسط درجہ اختیار کیا جس سے مسلمانون مین علم کلام پیدا ہو گیا کسی نے رفارم کرنا چاہا پھر اُس رفارم مین کسی نے سیدھی راہ لی کسی نے ٹیڑھی پس علوم پر الزام لگانا اور اپنے نظر کو نہ دیکھنا ٹھیک بات نہین ہے۔ ہم تو علوم کو ایک روشنی سمجھتے ہین جس مین کچھ تاریکی نہین ہے بس روشنی مین کوئی گڑھے مین نہین گر سکتا اور نہ ہم سچے مذہب کو جیسا کہ ہمارے نزدیک ٹھیٹ اسلام ہے علوم سے کچھ خطرہ سمجھتے ہین۔

اخلاق اور آداب صحبت اور بزرگون اور حاکمون کی تعظیم سوشیل یعنی باہمی معاشرت سے متعلق ہے ہر زمانے مین مختلف قومون مین سوشیل حالت مختلف رہی ہے اور اس لیئے ہر ایک قوم مین اخلاق۔ اداب صحبت بزرگون اور حاکمون کی تعظیم کا طریقہ بھی مختلف رہا ہے سوشیل حالت بھی کسی قوم کی ایک حالت پر نہین رہتی بلکہ تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اُس کے ساتھ اخلاق و آداب صحبت اور بزرگون اور حاکمون کا ادب بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ہندوستان مین جب دوسری قومون نے حکومت حاصل کی تو سوشیل حالت کے تبدیل ہونے کو ایک دوسری وجہ پیدا ہوئی مسلمانون کی حکومت مین ہندوؤن کی سوشیل حالت بہت کچھ تبدیل ہو گئی۔ اب انگریزون کی حکومت ہے اور سوشیل حالت کا تبدیل ہونا لازمی ہے

اس تبدیل حالت پر کلام کرنے والے تین گروہ ہین اور تینون کے مختلف خیالات ہین پہلا گروہ وہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ جب خدا کی یہ مرضی ہے کہ دوسری قوم ہم پر حکومت کرے اور ہم مین مل کر رہے تو نیچر کا یہ فتوی ہے کہ ہم اپنی سوشیل حالت مین اس قدر تبدیلی کرین جو اس قوم کے ساتھ مل جل کر خوشی سے رہ سکین۔

دوسرا گروہ وہ ہے جس نے غلطی سے سوشیل حالت کو جزو مذہب سمجھا ہے اور یہ فتوی دیا ہے کہ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ وہ اس تبدیل سے ناراض ہے یہ اس لیئے کہ در اصل سوشیل حالت کا بدلنا ناپسند کرتا ہے بلکہ اس لیئے ناراض ہے کہ مذہب کے برخلاف ہے پس اُن مین نیچر ایک گمراہ اور بے اصل تعصب مذہبی کے اور کچھ نہین ہے۔

تیسرا گروہ وہ ہے جو اپنے حاکمرا اور عزو حکومت سے یہ چاہتا ہے کہ مفتوح قومین اُسی غلامی کی حالت مین رہین اور اپنی سوشیل حالت کو اس طرح پر ترقی دینے نہ پائین کہ ہم مین اور اُن مین شبہ بھی مساوات کا بلکہ انسانی مساوات کا بھی پیدا ہونے پاوے۔

مگر ٹیم اور ٹیم زمانہ اور زمانہ نیچر اور علوم اُن گروہون کو حقارت سے دیکھتے ہین اور یقین دلاتے ہین کہ ضرور وہی ہوگا جو ہونا چاہیئے پس سوشیل حالت کا تبدیل ہونا ایک لازمی امر ہے اور اگر علم ہماری سوشیل حالت کو نہین بدلتا اور اُس مین ترقی نہین اور اس سے جہل ہزار درجہ بہتر ہے۔ ہان اُس کو ان تینون گروہون مین سے دو پچھلے گروہون سے مقابلہ کرنا پڑے گا مگر اُس کو مقابلے کا ڈر نہین ہے ہان اگر یہ پچھلا گروہ بھی مقابلہ پر تیار ہو تو خود اُس گروہ کے لیئے نہایت افسوس ہوگا۔

ہزآنر فرماتے ہین کہ "اس ملک کے باشندون کا قدیمی دماغ مع اپنے پرانے فلسفہ کے مثل ایک ایسی عمدہ مورت کے ہے جو مدت سے جنگل مین پڑی ہوئی ہے یہان تک کہ مٹی اور کائی نے اُس کی خوب صورتی کو چھپا دیا ہے پس مغربی تعلیم کا اصلی کام یہ ہے کہ وہ پتھر کی اصلیت یا شکل کو تبدیل نہ کرے لیکن مٹی کی تہ کو اُس پر سے ہٹا دے اور اُس کی اصلی خوب صورتی کو ظاہر ہونے دے"

ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہین کہ جب علم اس درجے پر پہنچ جاوے گا کہ اس مورت پر جو مٹی کی تہ چڑھ گئی ہے اُس کو اُتار دے اور جو

کائی اُس پر لگ گئی ہے اُس کو چھڑا دے تو یہ بات ناممکن ہے کہ اگر وہ مورت بدصورت اور بے ڈول بھدی بنی ہوئی ہے تو تراش خراش کر اُس کی صورت نہ بدلے اور اُس کو خوب صورت نہ کرے بلکہ دیبا ہی بے ڈول بھدی بدصورت رہنے دے علم کسی حد پر محدود نہین ہوسکتا اُس کا مقتضا ہر چیز کو اعلیٰ درجے پر پہونچانا ہے

ہزآنر نے فرمایا کہ "مین اُس تعلیم کے نقصانات سے منکر نہین ہون اور نہ اُس کا اندازہ کمی کے ساتھ کرتا ہون جس مین براہ راست تمام مذہبی تعلیم ضرورۃً شامل نہین ہونی چاہیئے"

ہم کو امید ہے کہ تمام باشندگان ہندوستان ہزآنر کے اس کلام سے خوش ہوے ہون گے اور اُن کا شکر ادا کیا ہوگا مگر جو لوگ زمانے کے واقعات پر نظر ڈالتے ہین اور دیکھتے ہین کہ جہان تعلیمی انسٹیٹیوشن مذہبی تعلیم کے لیئے قایم ہوے تھے اور مذہبی تعلیم ایک جزو اعظم تعلیم کا قرار پایا تھا اور گرجا کی حاضری مثل ایک تقدیر مبرم کے لازمی تھی آخر اُس کا نتیجہ کیا ہوا تو وہ ہزآنر کے اس فقرے کو پڑھ کر خاموش رہ جاتے ہین۔ تعلیم مذہبی اگر وہ مذہب خود علوم کی روشنی کو برداشت نہین کرتا علوم کی روشنی کو دبا نہین سکتا۔ اگر اس کا علاج ہے تو یہی ہے کہ علوم کی روشنی ہی آنے نہ دیا جاے جیسے کہ ہمارے بعض عالمون نے کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ "تعلیم الفلسفۃ حرام۔ تعلیم المنطق حرام۔ تعلیم الطبیعیات حرام وکو توابہا فادخلوا الجنۃ" اگر یہ طریقہ استوار رہتا تو کیتھلک مذہب کو لوتھر و کالون سے کچھ صدمہ نہ پہونچتا اور نہ اسلام اور نہ کسی مذہب کو نیچیرلسٹون کے اقوال سے اور نہ اُن کے اقوال سے جن کو ملحد کہا جاتا ہے کوئی دھکا لگتا اور نہ نیوٹن پیدا ہوتا اور نہ ڈارون اور نہ بوعلی پیدا ہوتا اور نہ ابن رشد۔

ہم خوش ہین کہ ہزآنر نے طالب علمون کی ریاضت جسمانی کو پسند کیا ہے اور اُس پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ گورنمنٹ کالجون اور اسکولون کے طالب علمون مین بھی ریاضت جسمانی کو بہت کچھ ترغیب دی گئی ہے۔ بلاشبہ نہایت احمق ہین وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہین کہ طالب علمون کو ریاضت جسمانی اور کھیل کود مین ڈالنا اور دماغ کے آرام دینے کے لیئے اور تفریح کرنے کی غرض سے چھٹیون کا دینا اُن کی تعلیم کو نقصان پہونچانا اور تعلیم کے وقت کو ضایع کرنا ہے۔ افسوس ہے کہ اب تک ہندوستانیون کے ایسے ہی خیال ہین مگر مدرسۃ العلوم علی گڈھ مین طالب علمون کے کھیلون کا اور اُن کی ریاضت بدنی کا بہت اچھا سلسلہ قائم ہو گیا ہے اور امید ہے کہ روز بروز اور عمدہ اور مستحکم ہوتا جاے گا۔ جو کچھ دقت ہم کو ہے روپیہ کی ہے۔ مثلاً ہم کو طالب علمون کے فٹ بال کھیلنے کے لیئے کالج کے احاطہ مین زمین کا ہموار کرنا ہی جس مین پانسو سات سو روپیہ سے کم خرچ نہ ہوگا۔ یہ روپیہ کہان سے آوے اگر قوم اُس کی قدردان ہوتی تو شاید سورج ڈوبنے بھی نہ پاتا کہ ہمارے پاس روپیہ آجاتا۔

# ہجو کی ہجو و مدح

اس ملک مین اخبار کا مذاق لوگون کو بہت کم ہے گو بالکل کم نہین ہے خواہ کیسا ہی اچھا اخبار کوئی لائق فائق اڈیٹر نکالے مگر کوئی اُس کی قدر نہین کرتا۔ یہان کے آدمیون کو وہی اپنا قدیمی مذاق ظرافت لطافت بھانڈون نقالون کی نقل و حکایت۔ شخصی فضیحت و ہجو کا چلا جاتا ہے اس نے پہلے شاعرون کو اس راہ پر ڈالا تھا اب وہی اخبار نویسون کو اس طرف متوجہ کرتا ہے جن اخبار نویسون کی وجہ معاش اخبار ہے۔ اُنھون نے شعرا کا طریقہ اختیار کیا ہے کہ ابوالمداح و بندہ ہجا بن کر اپنے چار پیسے سیدھے کر لیتے ہین۔ اس وقت مجھ کو مدح کی مدح لکھنی مدنظر نہین ہے بلکہ ہجو کی ہجو و مدح لکھنی ملحوظ خاطر ہے۔ صرف اسی کے بیان مین کاغذ کو سیاہ کرتا ہون۔ یہ مدح و ذم اکثر اخبار نویسون کی اپنی ذاتی اغراض اور عداوت پر مبنی ہوتی ہے اس لیئے اس کا اثر کسی پر کچھ نہین ہوتا۔ یہ ہاجی چار طریقے سے ہجو کرتے ہین۔ اول کھلی کھلی گالیان دیتے ہین۔ بدزبانی مین زبان درازی بیان تک کرتے ہین کہ بعض دفعہ تعزیرات ہند کی دفعات کے بموجب اپنے کو دارنا سزا کی

سزا پاتے ہین - اس طریقے سے جس کی ہجو کرتے ہین اُس کو کوئی بُرا نہین جانتا - مگر ہاجی کو ہاجی پڑھا لکھا شہدا جانے لگتے ہین - دوسرا طریقہ یہ کہ ہجو و طنز بہ رمز و کنایہ کرتے ہین اس کو کوئی سمجھتا ہے کوئی نہین سمجھتا ہے اور جو سمجھتا ہے وہ بھی شبہ مین رہتا ہے کہ معلوم نہین کس کو لکھا ہے - غرض یہ ہجو المعنی فی بطن الشاعر ہوتی ہے اس کا کچھ اثر نہین ہوتا - تیسرا طریقہ یہ ہے کہ جس کی ہجو مقصود کرنی منظور ہوتی ہے اُس کی مدح شروع کرتے ہین اور اُس کی دو چار خوبیون کی تعریف کرتے ہین غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ لوگون کے دلون مین اول اپنی راست بازی اور انصاف پسندی کا خیال پیدا کرین - تاکہ جو عیب اور بُرائی ہم اپنے مخالف کی لکھین اس کا یقین اُن کو ہو - مثلاً ایک شخص کی بابت لکھین گے کہ وہ بڑا عالی دماغ - روشن ضمیر معاملہ فہم ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دین گے کہ افسوس صد افسوس اُس کے مذہبی خیالات ملحدانہ ہین - چوتھا طریقہ یہ ہے کہ تیسرے طریقے کے موافق ایک بُرائی بیان کرکے اُس بُرائی کی تخفیف کر دین گے کہ کون انسان ہے جو عیب سے خالی ہے بے عیب تو خدا ہی کی ذات ہے یہ عیب مقتضائے انسانیت ہے اگر ہے تو قابل لحاظ نہین - جیسے کہ اوپر کی مثال مین لکھ دین گے کہ اگر وہ ملحد ہے تو وہ جانے اُس کا خدا جانے مذہب کا معاملہ خدا اور انسان کے درمیان مین ہوتا ہے اس مین کسی کو دخل دینے کا منصب نہین - یہ طریقہ اور سب طریقون سے زیادہ موثر ہے جو اخبار نویس ذہین اور ہوشیار ہین وہ ہجو سرائی مین یہ دو طریقے اختیار کرتے ہین اور زیادہ تر یہ آخری دو طریقے گورنمنٹ اور مذہب کی ہجو مین برتے جاتے ہین پہلے گورنمنٹ کی خوبیان بیان ہوتی ہین پھر ایک عیب اور اس کے ساتھ یہ تحریر کہ اگر یہ عیب نہ ہو تو گورنمنٹ بے عیب ہے مگر انسان کی کوئی گورنمنٹ بے نقص نہین ہو سکتی کمال تو خدا ہی کی گورنمنٹ کے ساتھ مخصوص ہے -

اب تک مین نے نہین دیکھا کہ اخبارون کی ہجو اور مدح کا کوئی اثر ہو گورنمنٹ اسی لیے اپنی ہجو کے دفتر کے دفتر اخبارون مین پڑھتی ہے اور یہ سمجھ کر کہ اس کا اثر پبلک پر ذرے کی برابر بھی نہین ہے خاموش رہتی ہے اور جیسے کہ ڈاک کا عمدہ گھوڑا کتون کے بھونکنے سے اپنے چال کو نہین بدلتا ایسے ہی گورنمنٹ ان اخبار نویسون کی بکواس سے اپنی راہ کو نہین بدلتی - مضامین ہجو کا لکھنا بُرا اور بھلا دونون ہین - بُرا جب ہے کہ کسی شخص کی جھوٹی سچی بُرائیان بڑے شد و مد کے ساتھ اُس کی تذلیل کے لیے لکھی جائین اور بھلا جب ہے کہ بُرائی کی فی نفسہ مذمت کی جاوے اور جھوٹی نیکیون کے عیب بتلائے جائین اور سمجھایا جاوے کہ ایک بڑی غلطی کی پیروی کرنے سے بہت سے نقصان ہوتے ہین جو اہل سخن قابل و کامل اس جانب عنان قلم کو موڑتے ہین وہ حقیقت مین انسان پر احسان کرتے ہین اور اُس دشمن کو بتلاتے ہین جو گھات لگائے ہوئے ہلاک کرنے کے لیے بیٹھا ہے ان کے کلام کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی کے ذہن مین یہ آ جاتا ہے کہ بدچلنی کی راہ مین ہزارون خوف و خطر ہین اس سے بچنا چاہیے - افسوس ہے کہ ہماری تحریرون مین جو ہجو ہمیشہ شخصی ہوتی ہے اور ذاتی عداوتون اور خباثتون پر مبنی - اس لیے اس کا اثر کچھ نہین ہوتا - ہاجی یہ سمجھتا ہے کہ مین جو کسی خاص شخص کی ہجو کرتا ہون اُس کی بُرائیان یادگار روزگار رہین گی لیکن وہ یہ نہین سمجھتا کہ اس کی بُرائیون سے بہت زیادہ اس کا بھی ہاجی پن اور خباثت یادگار رہے گی فردوسی نے یہ دو شعر محمود غزنوی کی ہجو مین لکھے ہین

اگر مادر شاہ بانو بُدے — مرا سیم و زر تا بزانو بُدے
چو اندر تبارش بزرگی نبود
نیارست نام بزرگان ستود

یہ اشعار جیسے محمود غزنوی کی نسبت یہ بتلا رہے ہین کہ اُس کا نسب مان کی طرف سے شریف نہ تھا ایسے ہی شاعر کی نسبت فطرتی بدطینتی کی شہادت دے رہے ہین - چنانچہ ابوالفضل نے اس بات پر جو فردوسی کو لکھا ہے وہ ابوالفضل پڑھنے والون پر ظاہر ہے -

اب ہم حکما کے چند اقوال نقل کرتے ہین جن مین ہجو کے معنی

اس مذمت کے ہین جو شرارت وحماقت کی کی جاے اس کوشش کی جو کسی شخص کی تذلیل کے لیئے کی جاے۔

۱- ہجو ایک قسم کا سشیشہ ایسا ہے کہ جس مین دیکھنے والے اپنی صورتون کے سوا سب کی صورتین دیکھتے ہین اس لیئے دنیا مین اس کے پسند کرنے والے بہت زیادہ ہوتے ہین اور ناپسند کرنے والے چند۔

۲- ذہانت وذکاوت کے ساتھ جو ہجو و مذمت لکھی جاتی ہین وہ شاعر کے زہر کے بجھے ہوے تیر ہوتے ہین جو صرف زخم ہی نہین لگاتے ہین بلکہ زخمی ایسا کرتے ہین کہ جس کا کچھ علاج نہین

۳- شریر آدمی کی مشہور شرارتون کی ہجو اچھی طرح کرنی ایسی دشوار ہوتی ہے کہ نیک آدمی کی مشہور نیکیون کی مدح کرنی ایسی مشکل نہین ہوتی۔

۴- ہجو نمک اور پارہ کا مرکب کرنا ہے جس کا انھین اجزاء کی مخالطت وموازنت پر عمدہ دوا ہونا یا زہر ہلاہل ہونا موقوف ہے

۵- اس کی کچھ پرواہ نہین کہ قلم تلخ کے پرکا ہو مگر دوات ایسی ہو کہ کڑوے زہر سے پُر ہو۔

۶- رندشربون کے جرگون مین عام ہجو جو کسی خطا وعیب کی ہو ایسی مقبول خاطر نہین ہوتی جیسے کہ خاص اشخاص کی ہجو گو اس مین کسی عیب کی مذمت ہو۔ ان کو شخصی مذمت ہی ہمیشہ مقبول اور پسندیدہ ہوتی ہے۔

۷- ہاجی کے سنگیون پر سوکھی گھانس ہوتی ہے اس سے ایسے ہی ہجو جیسے کہ مست سانڈ سے۔ اگر وہ اس ہجو سے ہنسا سکتا ہے تو کسی دوست کو نہین چھوڑے گا اور جو کچھ اس نے کاغذ پر کیڑے مکوڑے ایکبار لکھے ہین ان کو جب تک ہر جوان بوڑھے کو بلکہ خرگوشون کو جو اپنے بھٹون سے نکلین بار بار نہین دکھاے گا چین سے نہین بیٹھے گا۔

۸- ہجو کو ایک مقدس ہتھیار حق کی حفاظت کے لیئے بناؤ وہی حماقت شرارت۔ گستاخی کے لیئے خوف کی چیز ہے۔

۹ بدزبانی تلوار سے زیادہ زخم کاری لگاتی ہے۔

۱۰- ہجو کے باب مین مین یہ خیال کرتا ہون جیسا کہ ایک لیڈی نے کہا کہ اگر کوئی بُرائی کی جاے اور وہ سچ ہو تو اپنی اصلاح کرا ور اگر وہ جھوٹ ہو تو اس پر ہنس دے۔ مگر مین نے یہ زمانہ و تجربے سے سیکھا ہے کہ اچھا ڈاک کا گھوڑا ہون اور اپنی منزل مقصود یعنی پر پہونچتا ہون اور اس کی کچھ پروا نہین کرتا کہ سڑک پر کتنے پلے مجھ پر بھونکتے ہین۔

۱۱- خاص آدمیون کی جو ہجو و مذمت ہو اس کے چھپوانے سے یہ بہتر ہوتا ہے کہ اُس کی نقلین اُتار کر بطور رازداری کے اپنی طرف کے احباب کے پاس بھیجی جاے۔ رفقط

ذکار اشد - از اکمل الاخبار دہلی

---

# خاتونانِ عرب

ماخوذ از رسالہ "اتحاد" لکھنؤ

عرب کی علمی ترقیان نہ صرف مردون تک محدود رہین بلکہ خاتونان عرب نے اپنے علمی معاملات سے عالم کو بے نیاز نہین رکھا گو ان کی علمی یادگارین یعنی اُن کی تصانیف کو ہم پبلک مین نہ پیش کر سکین۔ لیکن وہ ذرایع جو اُن کی اعلی درجے کی معلومات پر دلالت کرتے ہین وہ نہایت مضبوطی کے ساتھ ثابت کر رہے ہین کہ عرب کی اعلی درجے کی خواتین تو درکنار وہان کی لونڈیان بڑے بڑے ماہرین کے مقابلہ مین غالب آئین اور خصوصاً ادب مین تو وہ اپنا نظیر نہین رکھتی تھین۔ خاتون رضیہ جس کے تذکرے مین عبداللہ بن مبارک اور ذوالنون مصری دونون نے اپنے واقعات لکھے ہین اور اُس کی ملاقات کا تذکرہ کیا ہے کہ رضیہ کا تمام تکلم آیات قرآنی سے ہوتا تھا۔ ان دونون کی ملاقات کے تذکرے ایسے قریب قریب معلوم ہوتے ہین کہ ابن مبارک سے اُسی سال مین حج سے معاودت کرتے وقت ملاقات ہوئی اور ذوالنون مصری سے حج کو جاتے وقت۔ اور دونون یہی بیان کرتے ہین کہ وہ رستہ بھولی ہوئی ایک جنگل مین بیٹھی تھی۔ ابن مبارک سے حالت صوم مین جب کہ وہ تین روز سے اس جنگل مین بیٹھے تھے۔ اور

ذوالنون مصری بے حالت افطار ہیں۔ لیکن ذوالنون مصری کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر صرف راستہ ہی بھول گئی تھی اس کو زیادہ تر زمانہ نہیں گزرا تھا کیونکہ بجواب سوال ذوالنون مصری اُس نے کہا کہ مجھکو کھانے کی حاجت نہیں لیکن پانی پیا۔ ابن مبارک کے سوالوں کے جواب میں اکثر تو وہی آیات ہیں جو ذوالنون مصری کے سوالوں کے جواب میں استعمال کیں لیکن بعض بعض جگہ بے شک اختلاف ہے اور وہی اختلاف بتاتا ہے کہ ذوالنون سے ملاقات کا موقع سفر جانب مکہ ہے اور ابن مبارک کی ملاقات کا موقع سعادت مکہ جانب بیت المقدس ہے دونوں ابن سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیس برس سے رضیہ کا تکلم آیات قرآنی ہے۔ اسی طرح پر اصمعی ایک جاریہ کا تذکرہ کرتے ہیں (ابو سعید عبدالملک بن قریب بن عبدالملک بن علی بن اصمع الباہلی المعروف باصمعی۔ یہ وہ شخص جو علم لغت و نحو اور اخبار اور شعر و نوادرات اور غرائب میں امام وقت گنے جاتے تھے۔ جن کی شان میں شافعی ایسے مقدس بزرگوار کا قول ہے ما عبر احد من العرب باحسن من عبارت الاصمعی۔ یہ محدث تھے اور شعبہ بن حجاج اور حماد بن اور شعرین سے سماعت حدیث کی اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام اور ابو حاتم سجستانی نے اُن سے روایت حدیث کی ہے۔ عمر بن شبہ کہتے ہیں کہ اصمعی سے میں نے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مجھ کو سولہ ہزار جوزے یاد ہیں۔ اسحق موصلی کہتے ہیں کہ اس مرتبہ کے فضل و کمال کے ساتھ اصمعی نے کسی علم کا دعویٰ نہیں کیا باوجود اس بات کے کہ اس علم میں اُن کا ثانی نہ تھا۔

غرض کہ وہ لکھتے ہیں کہ "میں ایک موقع پر ایک جنگل میں گیا۔ اتفاقاً ایک نہایت حسین و جمیل جاریہ پر میری نظر جا پڑی جس کے نورانی چہرے پر ایک خال تھا میں نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ مکہ میرا نام ہے۔ میں نے کہا کہ تمہارے حسین چہرے پر یہ سیاہ نقطہ کیا ہے کہا حجر اسود۔ میں نے کہا کیا مجھ کو اجازت مل سکتی ہے کہ میں اس حجر کو بوسہ دوں جواب دیا۔ کیا تم نے خداوند کریم کا قول نہیں سنا ہے (لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس۔ یعنی تم نہیں پہنچ سکتے مگر جان توڑ کے (جس سے اُس کا یہ اشارہ ہوگا کہ ایسی نعمتوں سے فیضیاب ہونا جان بازوں کا کام ہے) لیکن اصمعی کہتے ہیں کہ میں نے یہ خیال کیا کہ یہ فقرہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کچھ نذرانہ چاہتی ہے پس میں نے جیب سے چند دینار نکال کر پھینک دیئے۔ اُس وقت اُس نے جواب دیا کہ اب تم کو اختیار ہے چاہے طواف کرو یا حجر اسود کو بوسہ دو (ومن شئت دخل البیت) یا چاہو تو داخل فی البیت ہو۔

ان تذکروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ادب کا ایسا عام چرچہ پھیلا تھا کہ معمولی درجہ کی عورتیں اس بلاغت کے ساتھ کلام کرتی تھیں جو کہ لٹریچر کا اعلیٰ درجہ ہے اور انشا پردازی کے اعلیٰ درجوں کی صنعتوں کا استعمال اُن کا روزمرہ تھا۔ استعارہ بالکنایہ اور صنعت تلمیح و دیگر صنایع کا استعمال اُس زمانہ میں نہایت معمولی اور بلیغ تھا جو کہ بڑے بڑے ادیب شعرا کے تذکروں میں راس الرئیس امور میں اور ایسے بلیغ فقرے اُنھیں لوگوں کے ہوا کرتے تھے جو اپنے فن میں امام سمجھے جاتے تھے پس اس اعتبار سے خیال کرنا چاہیئے کہ اُس زمانہ کی عورتوں کا علم کس درجہ کا تھا۔ ذوالنون مصری کی ملاقات رضیہ سے بلکہ کئی اخبار میں بھی لکھ چکے ہیں مگر اس موقع پر اُس کا تذکرہ نہ کرنا ناظرین کو مشتاق رکھے گا۔ کہ کیونکر ملاقات ہوئی اور کیا گفتگو ہوئی اور کس طرح تکلم کیا۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا ذکر کریں۔ ذوالنون مصری کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک جنگل میں جاتا تھا کہ ناگاہ ایک عورت پر میری نظر پڑی جس کا چہرہ نہایت نورانی تھا میں نے کہا السلام علیک کہا السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ میں نے کہا آپ کہاں سے آتی ہیں کہا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ جس سے معلوم ہوا کہ بیت المقدس سے آتی ہے پھر میں نے کہا جاتی کہاں ہو۔ کہا و للّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ یعنی میں حج کے لئے خانہ کعبہ کو جاتی ہوں میں نے کہا تم تو راستہ بھول گئیں کہا ومن یضلل اللہ فلا ہادی لہ یعنی جس کو گمراہ کرے اللہ پس اس کا کوئی رستہ بتانے والا نہیں۔ میں نے ایسے جنگلوں میں تم رستہ کیونکر چلتی ہو کہا و بالنجم ہم یہتدون

یعنی تاروں کی نشانیاں ہیں جو رستہ بتلاتی ہیں۔ میں نے کہا کہ ایسے خوفناک اور سنسان جنگلوں میں کس کے بھروسے پر راستہ طے کرتی ہو کہا یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی خدا وند کریم کی نماز اور صبر پر بھروسہ ہے۔ میں نے کہا کچھ تمھارے پاس کھانے پینے کو بھی ہے کہا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی جس نے خدا پر بھروسہ اور توکل کیا پس اُس کے واسطے اللہ ہی کا بھروسہ کافی ہے۔ میں نے کہا کہ کچھ کھانا چاہیے کہا وما جعلنا ہم جسداً لا یاکلون الطعام وما کانو خالدین۔ میں نے کہا کہ تم کو پیاس معلوم ہوتی ہو تو پانی پیو کہا ومن الماء کل شئی حی افلا یومنون یعنی پانی سے کل اشیا کی زندگی ہے۔ میں نے کہا اگر تم کو سواری کی ضرورت ہو تو میرا اونٹ حاضر ہے کہا وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ یعنی جو کام نیکی کا تم کروگے اُس کو اللہ جانتا ہے۔ یعنی نیکی اور پوچھے۔ غرض کہ اُس کو شتر پر سوار کیا۔ سوار ہوتے وقت اُس نے کہا سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے اس کو ہمارا مطیع کیا اور ہم اس کی صلاحیت نہ رکھتے تھے۔ جب شتر روان ہوا اُس نے کہا بسم اللہ مجرہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم ذوالنون کہتا ہے کہ اتفاقاً میں اُس کو غور سے دیکھنے لگا کہا قل للمومنین یغضوا من ابصارہم۔ کہ تو مومنین سے کہہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں میں نے کہا تمھارا نام کیا ہے کہا رضیہ مرضیہ میں نے کہا تم کسی کی لونڈی ہو یا آزاد کہا ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولٰئک کان عنہ مسئولاً یعنی اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ تم کو بتایا جائے میں نے کہا کہ کچھ وصیت یا نصیحت کرو کہا ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنی کلام کرتا مگر واسطے اُس کے ایک جاسوس ہے۔ یعنی تم اپنی زبان کو مکروہات سے بچاؤ اور ایسا کوئی لفظ زبان سے نہ نکالو جس سے بروز قیامت بازپرس ہو۔ میں نے کہا کہ کوئی اور نصیحت کرو کہا وتزودوا فان خیر الزاد التقوی۔ میں نے کہا شوہر ہے کہا ومن کل شئی خلقنا زوجین یعنی ہر شے کے لیے جوڑے کی ضرورت ہے پس میرا بھی شوہر ہے میں نے کہا کہ کتنے تمھارے لڑکے ہیں کہا یا موسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی۔ یعنی "موسیٰ" میں نے کہا کوئی اور لڑکا ہے کہا وما محمد الا رسول یعنی محمد۔ میں نے کہا کوئی اور لڑکا ہے کہا یا زکریا انا نبشرک بغلام علیم یعنی زکریا۔ میں نے کہا اور کوئی فرزند ہے کہا یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ یعنی یحییٰ۔ میں نے کہا کہ یہ تمھارے لڑکے سب ایک ہی شوہر سے ہیں کہا یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ یعنی نفس واحد سے سب لڑکے ہیں۔ ذوالنون مصری کہتے ہیں کہ جب میں پہاڑیوں کی بلندی پر پہونچا تو بہت سے اُس کے قبائل دیکھے اور اُس گروہ کے درمیان ایک سرخ خیمہ لگا تھا وہ عورت اُس خیمہ میں چلی گئی اور اُس میں چلی گئی اور اُس میں پانچ نوجوان بیٹھے تھے اُن کی طرف اشارہ کر کے کہا "فابعثوا احدکم بورقکم ہذہ الی المدینۃ فلینظر ایہا ازکی طعاماً فلیاتکم برزق منہ یعنی پس بھیجو تم ایک کو اُن میں سے اپنا روپیہ دے کر شہر کی طرف تاکہ دیکھ بھال کر جو چیز پاک اور عمدہ کھانے کے لیے ہو لاویں تمھارے پاس اُس کھانے سے لیکن ذوالنون کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھکو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اُس نے کہا ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی احسان کے بدلے میں احسان کرنا چاہیے۔ میں نے اُس سے کہا کہ کیا تم تمام کلام قرآن ہی سے کیا کرتی ہو کہا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین لاکن الصادقین عن صدقہم۔ میں نے کہا کتنی برسوں سے اس طرح پر کلام کرتی ہو کہا اربعون سنۃ یعنی چالیس برس سے۔ ذوالنون کہتا ہے کہ میں نے اُن سبھوں کو رخصت کیا اور اپنا رستہ لیا۔

تاریخ کے صفحوں پر اگر خاص اس غرض سے نظر ڈالی جائے کہ اسلام میں کس قدر عورتیں ہیں جو علم فقہ اور حدیث اور دیگر علوم سے ایک نعل بارور تھیں تو ہم کو ایک مجلد کتاب شائع کرنا ہوگی لیکن اس موقع پر صرف ہمارے دعوے کے واسطے اس قدر اسناد کافی ہیں۔ زینب بنت مکی اور شہدہ بنت الابری طبقات محدثین میں نہایت معتبر راویوں سے ہیں جن سے علماے محدثین نے روایت کی ہے۔ زینب بنت مکی سے احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ حرانی نے روایت کی ہے اور شہدہ بنت الابری کا عبد اللہ بن عباس ابن تیمیہ المعروف فخر الدین الخطیب الواعظ نے روایت کی ہے

عبداللہ بن عباس ابن تیمیہ حرانی احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ حرانی کے دادا ہیں ابن تیمیہ ایسا علامہ جن خواتین سے روایت کرے اُن کے علم و فضل پر ایمان لانا چاہیئے ہم کو اس دعوے کے ثبوت میں اس سے زیادہ کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ چند با اقتدار عورتیں ایسی دکھلائیں جن سے کچھ نہ کچھ تصنیف یا تالیف کا سلسلہ پایا جائے لیکن بڑی مشکل ہے کہ اسلام میں پردہ واجب طور پر مانا گیا ہے اور تالیف و تصنیف کی اشاعت جب کہ خود مصنف کی ایسی مستوری لازمی ہو تو کیونکر ہو سکتی ہے لیکن جب کہ ہم کو دو ایک نظیریں بھی مل جائیں تو قیاس کرنا چاہیئے کہ ایسی حالت میں تعلیم کا چرچا پورا ہو گا مشیخات اور اجزائے حدیث جو کہ فردیات حفاظ سے ہیں اور وہ اجزا کے نام سے منسوب کیے گئے ہیں جہاں اکابر محدثین اور فقہا کی جانب منسوب ہیں وہاں وہ ذی علم خواتین بھی پائی جاتی ہیں جن کی طرف اجزا اور مشیخات منسوب ہیں جہاں کہیں جزء ابن راہویہ ہوا امام اسحق۔

جزء جلال الدین سیوطی فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جزء صاحب بن احمد الطوسی۔

جزء محمد بن ہشام بن ملاس العمری۔

غرض کہ جہاں ایسے محدثین اور مورخین اور علما اور اکابرین وہاں جزء بی بی ام الفضل بنت عبدالصمد بن علی بن محمد بن عبدالرحیم الہرثمیہ بھی ہیں جہاں مشیخہ ابن البخاری مشیخہ ابی بکر عبداللہ بن محمد بن احمد بن النقوی مشیخہ شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر بن محمد السہروردی مشیخہ القبابی لابن حجر عسقلانی اور مشیخہ علی بن انجب البغدادی ہیں مشیخہ الفخریہ لامام فخر الدین محمد بن عمر رازی۔

وہاں مشیخہ مشہدہ بنت الابری اور مشیخہ الشیخہ ام سیدہ بنت حافظ ابی بکر بن غالب احمد بن مرزوق البافزاری ہے۔

اب مذکورہ شیوخ کے مقابلہ میں یہ خواتین کس قدر اپنی وقعت پیدا کر رہی ہیں اور کس حد تک ہم کو اندازہ کرنے کا موقع ہے کہ ان کے علوم ان کے کمالات کیا ہوں گے اور تعلیم نسواں کا چرچہ کس درجہ تک پہنچ گیا ہو گا لیکن ہماری لاعلمی ہم کو ان کے علم سے بالکل انکار کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ ہمارے ناظرین نے ایسی عورتوں کی نظیریں بھی دیکھیں جن کا کلام بے انتہا فصیح تھا۔ ایسی بھی عورتیں دیکھیں جن سے روایت حدیث ہے ایسی بھی خواتین نظر سے گذریں جن سے تصانیف ہے۔ اگر اور زیادہ کوشش کی جائے تو اُن کے ترجمے اور تذکرے بھی مل سکیں گے مگر ہمارے اس مختصر مضمون کے واسطے اس قدر ثبوت تعلیم نسواں کے لیے کافی ہے اور جو لوگ عاجز ہو کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر عورتوں میں تعلیم مناسب سمجھی جاتی تو ہم اپنی گذشتہ اسلاف میں بہت عورتیں دیکھتے جو علم سے بہرہ ور ہوتیں اور اگر ہیں تو بتاؤ وہ کون ہیں۔ لیکن دفعۃً اُن کے سوال کا جواب دینا مشکل تھا تاہم اب ہمارے ناظرین کو یہ مشکل نہ ہوگی کہ جاہلوں کے جواب میں خاتونان عرب میں سے کسی نہ کسی کا نام لے دیں۔

میرے خیال میں ایسی کتابیں بھی موجود ہیں جن سے خاتونان عرب کا مفصل حال اُن کے تعلم اُن کی لیاقت اور اُن کی عربیت وغیرہ کا سب حال اچھی طرح سے معلوم ہو سکتا ہے۔

اربعین شحامی میں ابوالمنصور عبدالخالق نے آخر میں چند حکایات اور لطائف بھی نہایت معتبر اسناد سے نقل کیے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن علی بن محمد بن احمد المؤذن سے سنا کہا اُنھوں نے کہ میں نے سنا ہے نصر بن ابی نصر سے کہا اُنھوں نے کہ میں نے سنا ہے جعفر بن نصر سے اُنھوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے جنید سے وہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں حج کے واسطے اکیلا مکہ میں پہونچا جس وقت شام کی سیاہی پوری پھیل گئی میں طواف کے واسطے داخل ہوا۔ اُس وقت ایک جاریہ طواف کر رہی تھی اور اُسی حالت میں کچھ اشعار بھی پڑھتی جاتی تھی جو نہایت ذوق و شوق کے تھے۔

ابی الحب ان یخفی وکم قد کتمتہ

فاصبح عندی قد اناخ وطنبا

میں نے اُس جاریہ سے کہا کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ خداوند کریم شل اس مکان کے ہے جو اس طرح پر تم کلام کر رہی ہو۔ بس وہ جاریہ

ان کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا اے جنید

دلولا التقی ستر ملی — اجہر طبیب الوسن
ان التقی ستردنی — کما ترے عن وطن
افرمن جاری — محببہ ہتمنی

پھر اُس نے کہا کہ تم طواف بیت اللہ کا کرتے ہو یا خالق بیت کا میں نے کہا طواف بیت اللہ کا کرتا ہوں۔ اس کلام کو سُن کر اُس نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کے دیکھا اور کہا سبحانک سبحانک ما اعظم مشیتک فی خلقک خلق کا لاحجار یم انشارت

یطوف باحجار یعون قربہ — وانک وہم اقسی قلوبا من الصخر

بعد اس کے چند اشعار اور پڑھے یہاں تک کہ اُس کے اس کلام سے مجھ پر ایسی حالت طاری ہوگئی کہ غش آگیا اور جب مجھ کو سکون ہوا تو پھر میں نے اُس کو نہیں دیکھا۔

جاریہ کے اس حسن بیان کو دیکھیے کہ اُس نے اپنے علم ظاہری او باطنی کو کس حد تک ثابت کیا ہے اور اس مکالمے میں اُس کا جواب اشعار سے ہے جس کو طوالت کے خیال سے ذکر نہیں کیا کیونکہ اردو خوان پبلک میں زیادہ دلچسپی بھی اُس سے نہ ہوتی۔ تاہم ہمارے دعوے کے واسطے اس قدر ذکر کرنا کافی ہے جنید ایسے شخص کو جواب دینے دینا اور وہ حالت جو اُن پر طاری ہوئی (اور پھر کن پر؟ جنید پر) یہ اُس کے کمال اور علم باطن کا ایک مصدق ثبوت ہے

سید برکات احمد۔

## مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ

مدرسہ احمدیہ آرہ کا تیسرا سالانہ اجلاس ۱۰۔مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۲ شعبان روز یکشنبہ کو آرہ ضلع شاہ آباد میں منعقد ہوگا۔ پہلا اجلاس ۸ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک دوسرا اجلاس ایک بجے سے چار بجے تک نزدور دور تک کے لوگ مدعو ہیں عموماً ہر شخص اس جلسہ میں شریک ہوسکتا ہے ہاں جو عزیز حضرات براہ حب قومی اپنی ضیافت و اکرام کی عزت مدرسے کو بخشنا چاہیں تو البتہ ضرور ہے کہ اُن کی جانب سے دعوت کے ٹکٹ کی طلبی کا خط ۲۹۔فروری تک مدرسے کے دفتر میں داخل ہو جائے جو صاحب کم سے کم مبلغ چار روپیہ اعانت جلسہ میں عنایت فرمائیں گے اُن کا نام نامی اس جلسے کے کاغذات و رپورٹ وغیرہ میں کفیل کے لقب سے ملقب ہوگا اور جو صاحب مبلغ دو روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ معین کے خطاب سے مخاطب ہوں گے۔

اس جلسہ میں چھوٹے بڑے ہر درجے کے طلبہ اپنی اپنی وسیع معلومات اور غیر متوقع ترقیوں کے تعجب خیز نتیجے دکھا کر قوم کو مسرور کریں گے اور تعلیم کے نئے نئے دلچسپ اسلوب مذکور ہوں گے اور تعلیمی نقشوں اور آلات تعلیمیہ کی نمائش ہوگی اور مدرسے کی پُر زور رفتار کا معائنہ ہوگا جس نے بہت جلد مختلف ملکوں کے لوگوں کو مسخر کر کے ان کے چھوٹے بڑے بچوں کو اُن کی مہربان ماؤں کے گود سے نکال نکال کر اپنی گود میں لے لیے ہیں۔ اس مدرسے نے ایک ہی سال میں لاجواب شہرت حاصل کر لی کہ اس کے موجودہ طلبہ نے اس وقت تک چھ قطعات دو منزلہ مکانات کو صرف مشغول ہی کر رکھا ہے بلکہ ان میں مزید کی پکار رکھی ہے۔ جگہ کی تنگی ہی کے باعث پر سال انتہا کو بھی پہونچ گیا اور مدرسہ اس سے پہلے اور کوئی اشتہار شایع کرنے کی جرات نہ کر سکا۔ سال گذشتہ میں مدرسہ و بورڈنگ ہوس کی تعمیر کے لیے پچیس ہزار روپیہ فراہم کرنے کے بارے میں متعدد اشتہارات دیے گئے ہیں جس میں مبلغ ساڑھے سو وصول اور الف الولی سے شود بھی ہے۔ اے میری پیاری قوم ذرا اب بھی جاگو اُٹھو آگے بڑھو ہم دردی کا جوش دکھاؤ مدرسہ و بورڈنگ ہوس کے لیے چندہ فراہم کرنے کا فخر حاصل کرو ہماری ضلع کے مہربان حاکم جناب الف ایچ اسکرائن صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع تو ایسی گرم جوشی ظاہر فرمائیں کہ نہایت پسندیدہ موقع پر پانچ سو بلکہ ایک ہزار دن روپیہ امداد کی دینے کا وعدہ فرمائیں اور اب جو آئندہ نسلوں کو بھی بہت کچھ فائدہ اس سے پہونچا سکتے ہیں زرد پاشی نہ کریں اور غفلت میں رہیں اُٹھیے اور کچھ کیجیے فاعتبروا یا اولی الابصار

# خبریں

جو خبریں کابل سے آئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سردی کی نہایت شدت ہے چنانچہ ۲۳ جنوری کو دس انچ برف پڑا۔

جو خبریں ملک لوشائی سے آئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ متمرد سرداروں پر پچھلی کارروائی سے نہایت عمدہ اثر ہوا اور آیندہ زیادہ تکلیف کا اندیشہ نہیں ہے۔ اس مہم میں قریب پانسو بندوقیں جمع کی گئی ہیں اور اب یکم اپریل کو جنوبی قطعات کے آسام کو منتقل کیے جانے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

یہ اطلاع دی گئی ہے کہ پراونشیل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۱۴ ماہ حال کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔

کرنل بگنگ ہیم شاہی قانونی کونسل میں ایڈیشنل ممبر مقرر ہونے پر آسام کی سوشیڈر رفلز کی کمانڈ سے مستعفی ہوں گے۔

مسٹر ایف رائٹ کمشنر الہ آباد موسم گرما کے شروع سے چھ مہینے کی رخصت لیں گے اور مسٹر جی آر سی ولیمس مجسٹریٹ بدایوں جنہوں نے سال گذشتہ میں اس عہدے پر بطور قائم مقام کے کام کیا تھا پھر صاحب موصوف کی جگہ کام کریں گے۔

جلال آباد مشن کی نسبت امیر صاحب کابل کے پاس سے کوئی جواب شنبہ گذشتہ کی شب تک گورنمنٹ ہند کے پاس نہیں پہنچا تھا

آخر کار گلگت سے خبر آئی ہے۔ ڈاکٹر رابرٹسن اور کپتان ینگ ہسبنڈ بعزم چترال درہ شندور سے عبور کر گئے ہیں اور یقین ہے کہ وہ چند روز پہلے چترال میں پہنچ گئے ہوں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جو لڑائی حال میں مقام لیپ میں ہوئی تھی اس میں ستامیس کھینی مارے گئے مخالف دیہات اب صلح کے واسطے نامہ و پیام کر رہے ہیں۔

ہز ایکسلنسی حضور وائسرائے بہادر نے ساڑھے آٹھ بجے صبح کے چار شنبہ کو نواب صاحب والی جونا گڈھ سے ملاقات کی۔

کرنل پلوڈن رزیڈنٹ حیدرآباد نے حیدرآباد والنٹیرز کا عہدہ آنریری کرنل منظور کر لیا ہے

کرنل ہارڈنگ اسسٹنٹ سکرٹری ملٹری ڈپارٹمنٹ کو ۲ مہینے کی رخصت عطا کی گئی ہے اور کپتان گارڈن بعد اپریل کے شروع میں اپنے کام پر آ جائیں گے۔

فرانس میں تشویش ہے کہ شاہنشاہ جرمنی نے فوج میں ترقی کی ہے ایسا نہ ہو آزار اور جنگ کی ٹھہرا دیں۔ لیکن انگلستان کی رائے ہے کہ موجودہ حالات میں جنگ ممکن نہیں۔

سنٹرل جیل لاہور میں ایک قیدی کے پاس سے ایک بڑا برآمد ہوئی جس میں تھوڑا سا گوند کچھ شیشیاں اور کسی قدر تیل تھا شاید وہ لی وغیرہ میں جذب کیا ہوا ہوگا ہر چند اُس سے دریافت کیا گیا کہ کس مطلب کے لیے رکھا تھا اُس نے کچھ نہ بتایا۔ ایک دوسرے قیدی نے معافی سزا کے وعدے پر یہ بھید ظاہر کیا کہ لوہے پر گوند تیل کے ساتھ ملا کر ڈالتے ہیں اور دھاگے سے گھساتے ہیں یہ عمل کرتے کرتے دو تین روز میں بیڑی کٹ جاتی ہے چنانچہ سپرنٹنڈنٹ جیل کے حکم سے تجربہ کیا گیا ۱۵ منٹ کے عرصہ میں ایک انگلی کے برابر موٹا لوہا کٹ گیا معلوم ہوتا ہے کہ اس حکمت سے قیدی جیل خانہ سے بھاگ جاتے ہیں۔

اخبار ٹیمس کا بیان ہے کہ لارڈ کرومر برٹش سفیر ہندوستان کے وائسرائے مقرر ہوں گے

لندن میں ۲ فروری کو ہوس آف کامنس میں ایڈریس پر مباحثہ ہوا مسٹر بالفور نے اُس کارروائی کو جو گورنمنٹ نے اوگنڈا اور مصر کی بابت کی ہے پسند کیا۔ مگر معاملات مصر کی بابت بیدخلی مزارعین کی کمیشن کے بارے میں اپنی ناراضی ظاہر کی اور مسٹر مورلی کو قیدیان گونڈہ کے رہا کر دینے پر سخت سست کہا اور شاہی اختیار ترحم کا

بطور پولٹیکل ذریعے کے استعمال کیا۔ مسٹر گلیڈسٹون نے اس
الزام کی تردید کی آخر کو انھوں نے اپنی خوشنودی ظاہر کی اور اتفاق
کارروائی مصر کو پسند کیا۔

روسی رعایا میں اب خواہش ہے کہ حکومت شخصی نہ رہے۔

## مریضو دوا منگوانے سے پہلے تمہارا فرض ہے

کہ مشتہر کی لیاقت سے واقف ہو جاؤ ورنہ اشتہاری لفظوں پر جاؤ گے تو پچھتاؤ گے
کیونکہ بعض ان پڑھ دکاندار حکیم و طبیب بنکر اکثر بیہودہ اخبارات میں
پبلک کو دھوکا دینے کے لیے وہ وہ رنگ آمیزیاں اور وعدے کرتے ہیں
کہ ناتجربہ کار لوٹ جائیں اس لیے روپیہ کا جوابی کارڈ کسی دوست یا مالک
اخبار یا پوسٹ ماسٹر کو بھیج کر معلوم کرو کہ مشتہر کون ہے اگر سند سرکار و حسب معیار
لیاقت ہے ہو تو ایک دفعہ آزماؤ۔

پتہ حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور۔

**شربت مقوی اعصاب۔** یہ سریع الاثر جبلی طاقت کے لیے جو کثرت خواہشات
ومسکرات و طفولیت کی بدکاریوں و محنت زیادہ سے ضعف دماغ و معدہ و جگر درد
کمر طپش دل تاریکی چشم رقت جریان وغیرہ عوارض جو لطف دنیا سے محروم
کرتے تفکرات میں دور کر کے شاندار مادہ انسانی کو درست کرتا ہے فی شیشی صہ ر

**روغن مالش** جو خارجا لگانے سے ان عوارض کو جو بچپن کے سوئے
استعمال و خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے اپنے ہاتھوں تن درستی بگاڑ
چکے ہوں درست کر کے لطف دکھاتا ہے فی تولہ لعہ ر

**سوزاک و قرحہ** ام الامراض جس کا آخر نتیجہ نکما کر دیتا ہے ۲۴ گھنٹہ میں
درد ورم جلن بار بار حاجت بول کو دور کر دیتا ہے فی تولہ صہ ر

**حب آتشک۔** اس کی خوبی اس کے نام سے ظاہر ہے۔ رطوبات جالم
کے سڑنے سے انسان کی صحت وہ نہیں رہتی جو قبل ظہور اس کے ہوتی ہے اندر ہی
اندر جسم کو دیمک کی طرح کھاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ہاتھ منہ دھوتے
اچھا ہو کر دوبارہ نہیں پھوٹتا۔ ۲ ہفتہ للعہ ر

**ہیر آئل۔** دل ربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام درد سر بال سیاہ کو سفید
ہونے سے روکتا ہے ضعف بصر و دماغ۔ سر چکرانا کانوں کی آواز
دور کرتا ہے جو لوگ ذرا بے احتیاطی سے چھینکیں اور گلا بند کر لیتے ہوں
وہ اس کو آزمائیں فی شیشی سے ر

**سنون عجیب الاثر۔** دانت کو ہلنے کیڑا لگنے بدبو گوشت خورہ مسوڑوں
کی خرابیاں و درد دانت موتی کی طرح چمکدار ۲ تولہ معہ ر

**سرمہ منیر** مقوی بصر حافظ بینائی دافع غبار پانی جالا ماشہ سے ر

**حب ذیابیطس** بار بار پیشاب کی آمد پیاس لاغری کم خوابی ضعف اور
مرض کاربنکل وغیرہ کو پیدا ہونے سے روکتا ہے فی تولہ عہ ر

**حب دوامی قبض** دائمی قبض درد کمر قلت عرق النسا درد سر کمی اشتہا
قراقر نفخ شکم ریاح وغیرہ کو دور کرتے ہیں ۲ درجن عہ ر

**حب بواسیر۔** خونی و بادی مسوں کی ٹیس دور ہو ۲ ہفتہ عا ر

**حب قائم مقام افیون و چانڈو۔** باضرر چھوڑ جائے بطاقت لائے لعہ ر

**روغن اعجاز۔** زخم کہنہ ناسور بالوکا سوراخ خنازیر بھگندر کا علاج ہے
نوبہ ہے کیڑے کثرت ریم بدبو سے جب تم تنگ ہو اس کے لگانے سے
کاربنکل وغیرہ جلد زخم وغیرہ بھر آتا ہے کالی کھانسی خسرہ چیچک جلد دور کرتی
ہیں دہ تولہ دو روپیہ عـہ ر

**خضاب زینت شباب** چند منٹ میں اپنا اثر دکھائے ے ر

**بخور۔** دائمی بخار دردسر قبض بے چینی تشنگی ہتھیلی پسینا آکر دور
ہو جاتے ہیں تولہ عـہ ر

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت اور اسباب پیدائش دیکھنا چاہو تو
ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔

رسالہ دافع آتشک و سوزاک – عجیب معالجات بواسیر ۹ ر
رسالہ طبع چہارم ۱۲؍ المحذرات من المسکرات ۹ ر
رسالہ قیافہ ارسطو ۹ ر رسالہ حافظ صحت مہینے میں دو بار
شایع ہوتا ہے چندہ سالانہ ۱۲؍

باہتمام منشی کرم بخش ہلالی پریس لاہور میں منشی سراج الدین احمد نے چھپوا کر ناہن سے شایع کیا۔